مہمان نوازی کے آداب

قرآن وحدیث کی روشنی میں

آداب الضيافة فى الإسلام

زیر نگرانی: مفتی محمد موسیٰ طاہر حفظہ اللہ تعالی

ترتیب و تنظیم: محمد نادر وسیم (ایم فل اسلامیات)

پیشکش: جامعہ اسلامیہ انوار مدینہ عید گاہ شمالی منکیرہ بھکر

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	مقدمہ	4
2	مبحث اول: مہمان نوازی کا حکم اور اسکی فضیلت	7
3	مہمان نوازی کی فضیلت	7
4	مہمان نوازی انبیاء کی سنت	17
5	مہمان نوازی کا حکم	17
6	ذمی وغیرہ کی مہمان نوازی کرنے کا حکم	17
7	مبحث دوم: میزبان کے آداب	18
8	مہمان کی عزت وتکریم کرنا	18
9	مہمان کا استقبال کرنا	19
10	مہمان کے لیے تکلف سے گریز کرنا	20
11	مہمان کو اپنے اور اہل وعیال پر ترجیح دینا	20
12	مہمان کی اپنے ہاتھ سے خدمت کرنا	22
13	مہمانوں کے ساتھ گفتگو / گپ شپ لگانا	22
14	مہمان کو تکلیف دینے سے گریز کرنا۔	22
15	کھانا بڑوں سے شروع کرنا	24
16	مہمان کو گھر کے دروازے پر الوداع کرنا	26
17	مبحث سوم: مہمان کے آداب	27

18	مہمان کو جہاں بٹھایا جائے وہی بیٹھنا	27
19	کھانے کے وقت نہ جانا	27
20	گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت لینا	27
21	میزبان کے لیے دعا کرنا	28
22	میزبان کا کم سے کم وقت لینا	29
23	مہمان کا اور لوگوں کو ساتھ لے جانے سے گریز کرنا	29
24	مہمان کا میزبان سے اجازت لے کر واپس جانا	31
25	**فہرست مصادر و مراجع**	31

مقدمہ

الحمد لله رب العلمين و الصلاة والسلام على إمام المتقين، وقائد الغر المحجلين، سيدنا محمد عليه أفضل الصلاة و التسليم.

أما بعد!

کوئی بھی اچھی خصلت اور روایت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں اسلام نے ہمیں تعلیم نہ دی ہو۔ دنیا کی تمام تہذیبوں اور ثقافتوں میں جو اچھی عادات و رسوم رواج ہیں اسلام میں ان کے بارے میں تعلیمات موجود ہیں۔

اعلیٰ اخلاقی اقدار اور روایات میں سے ایک بہترین روایت مہمان نوازی ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا قصہ بیان فرما کر اس فعل کو محمود قرار دیا ہے۔ اور انکے اس فعل کی وجہ سے ابو الضیفان کا لقب عطا کیا گیا۔ عرب کے لوگوں کی اچھی عادات میں سے ایک مہمان نوازی بھی ہے۔ عرب لوگ باہر سے آنے والے مہمانوں کی ضیافت کرنا اور انکی ضروریات کا خیال رکھنے میں فخر کرتے تھے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے آباء و اجداد بھی اپنی سخاوت اور مہمان نوازی میں مشہور تھے۔ حضرت عبد المطلب خانہ کعبہ کے متولی تھے اور دوردراز سے آنے والے مہمانوں کے کھانے پینے کا انتظام کرتے تھے۔ اسلام نے زمانہ جاہلیت کے وہ رسوم ورواج جو فطرت کے عین مطابق ہیں اور خیر خواہی اور امن کے اصولوں کے مطابق ہیں انکو برقرار رکھا ہے۔ اور ان کو اسلامی تعلیمات کا جزو قرار دیا ہے۔

مہمان نوازی کے بارے میں قرآن و حدیث میں بہت سی تعلیمات موجود ہیں۔ فقہائے کرام نے قرآن و حدیث کی روشنی میں مہمان نوازی کے آداب بیان کیے ہیں اور اسے حقوق العباد میں سے قرار دیا ہے۔

عصر حاضر میں مہمان نوازی کی اصل روح دم توڑتی جا رہی ہے اس میں ریاکاری اور مباہات کا پہلو بڑھتا جا رہا ہے۔ اس لیے اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ مہمان نوازی کے بارے میں قرآن و حدیث میں جو آداب و اصول بتائے گئے ہیں ان کو ایک جگہ جمع کریں تا کہ ہم ان اصولوں پر واقفیت حاصل کرنے کے بعد ان پر عمل کر کے اپنی زندگی اسلام کے مطابق گزار سکیں۔
یہ رسالہ درج ذیل مباحث پر مشتمل ہے۔

مبحث اول: مہمان نوازی کا حکم اور اسکی فضیلت

1. مہمان نوازی کی فضیلت
2. مہمان نوازی انبیاء کی سنت ہے۔
3. مہمان نوازی کا حکم
4. ذمی وغیرہ کی مہمان نوازی کرنا

مبحث دوم: میزبان کے آداب

1. مہمان کی عزت و تکریم کرنا
2. مہمان کا استقبال کرنا
3. مہمان کے لیے تکلف سے گریز کرنا
4. مہمان کو اپنے اور اہل و عیال پر ترجیح دینا
5. مہمان کی اپنے ہاتھ سے خدمت کرنا
6. مہمانوں کے ساتھ گفتگو گپ شپ لگانا
7. مہمان کو تکلیف دینے سے گریز کرنا۔

8. کھانا بڑوں سے شروع کرنا
9. کھانا دائیں سے بائیں شروع کرنا
10. مہمان کو گھر کے دروازے پر الوداع کرنا

مبحث سوم: مہمان کے آداب

1. متقین کی دعوت کرنا
2. مہمان کو جہاں ٹھہرایا جائے وہی ٹھہرنا
3. کھانے کے وقت نہ جانا
4. گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت لینا
5. میزبان کے لیے دعا کرنا
6. میزبان کا کم سے کم وقت لینا
7. مہمان کا اور لوگوں کو ساتھ لے جانے سے گریز کرنا
8. مہمان کا میزبان سے اجازت لے کر واپس جانا

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہماری اس ادنیٰ سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چل کر اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد نادر وسیم

مبحث اول: مہمان نوازی کا معنی و مفہوم اور اسکی فضیلت

1. مہمان نوازی کی فضیلت

شریعت اسلامیہ میں مہمان نوازی کی بہت تعریف کی گئ ہے اور مہمان نواز شخص کو معاشرے کے بہترین لوگوں میں سے شمار کیا گیا ہے۔

سورہ بقرہ میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ليس البر أن تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من آمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب والنبيين وآتى المال على حبه ذوي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل والسائلين وفي الرقاب وأقام الصلاة وآتى الزكاة والموفون بعهدهم إذا عاهدوا والصابرين في البأساء والضراء وحين البأس أولئك الذين صدقوا وأولئك هم المتقون﴾[1]

ترجمہ: نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کو (قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ خدا پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (خدا کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔ اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں) اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں۔

حضرت ابن عباس کے نزدیک اس آیت میں ابن السبیل سے مراد مہمان ہے[2]۔

ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھوکے حاضر ہوئے، آپ نے انہیں ازواج مطہرات کے یہاں بھیجا۔ (تاکہ ان کو کھانا کھلادیں) ازواج مطہرات نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے

---

[1] البقرة: 177.

[2] تفسير القرطبي، لأبي عبد الله محمد بن أحمد القرطبي (المتوفى: 671هـ)، بتحقيق: أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش، دار الكتب المصرية – القاهرة، الطبعة: الثانية، 1384هـ - 1964 م، ج2، ص241.

سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ان کی کون مہمانی کرے گا؟ ایک انصاری صحابی بولے میں کروں گا۔ چنانچہ وہ ان کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خاطر تواضع کر، بیوی نے کہا کہ گھر میں بچوں کے کھانے کے سوا اور کوئی چیز بھی نہیں ہے، انہوں نے کہا جو کچھ بھی ہے اسے نکال دو اور چراغ جلالو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انہیں سلادو۔ بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلادیا اور اپنے بچوں کو (بھوکا) سلادیا، پھر وہ دکھا تو یہ رہی تھیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں لیکن انہوں نے اسے بجھادیا، اس کے بعد دونوں میاں بیوی مہمان پر ظاہر کرنے لگے کہ گویا وہ بھی ان کے ساتھ کھا رہے ہیں، لیکن ان دونوں نے (اپنے بچوں سمیت رات) فاقہ سے گزار دی، صبح کے وقت جب وہ صحابی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں میاں بیوی کے نیک عمل پر رات کو اللہ تعالیٰ ہنس پڑا یا (یہ فرمایا کہ اسے) پسند کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾[3]۔

ترجمہ: اور وہ (انصار) ترجیح دیتے ہیں اپنے نفسوں کے اوپر (دوسرے غریب صحابہ کو) اگرچہ وہ خود بھی فاقہ ہی میں ہوں اور جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا گیا سو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إذا دخل الضيف على القوم دخل برزقه، وإذا خرج خرج بمغفرة ذنوبهم﴾[4].

ترجمہ: جب کسی قوم کے ہاں مہمان آتا ہے تو وہ اپنا رزق ساتھ لاتا ہے۔ اور جب واپس جاتا ہے تو انکے گناہ بخشوا کر جاتا ہے۔

---

[3] الحشر: 9.

[4] إتحاف ذوي المروة والإنافة بما جاء في الصدقة والضيافة، لشهاب الدين أحمد بن محمد الهيتمي (المتوفى: 974 هـ)، تحقيق وتعليق: مجدي السيد إبراهيم، مكتبة القرآن للطبع والنشر والتوزيع، ص72.

﴿إذا أراد الله بقوم خيرا أهدى إليهم هدية الضيف ينزل برزقهن ويترحل وقد غفر الله لأهل المنزل﴾[5].

ترجمہ: جب اللہ تعالی کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انکے پاس مہمان کی شکل میں تحفہ بھیجتا ہے جو اس قوم کا رزق ساتھ لے کر آتا ہے اور جب وہ واپس جاتا ہے تو اسکی خدمت کی وجہ سے اللہ تعالی انکے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

﴿إن أسرع صدقة تصعد إلى السماء أن يصنع الرجل طعاما طيبا ثم يدعو إليه ناسا من إخوانه﴾[6].

ترجمہ: آسمان پر سب سے جلدی پہنچنے والا صدقہ یہ ہے کہ آدمی اچھا کھانا بنائے پھر اپنے بھائیوں کو بلا لے۔

﴿أفشوا السلام، وأطعموا الطعام، واضربوا الهام، تورثوا الجنان﴾[7].

ترجمہ: ہر کسی کو سلام کرو، کھانا کھلاؤ، تم جنت کے وارث بن جاؤ گے۔

﴿أحب الطعام إلى الله عز وجل ما كثرت عليه الأيدي﴾[8].

ترجمہ: اللہ تعالی کے ہاں پسندیدہ کھانا وہ ہے جس کو کھانے والے زیادہ ہوں۔

﴿إن الله تعالى يحب أن يرى أثر نعمته على عبده في مأكله ومشربه﴾[9]

---

[5] إتحاف ذوي المروة، ص72.

[6] الإخوان، لأبي بكر عبد الله بن محمد ابن أبي الدنيا (المتوفى: 281هـ)، بتحقيق: مصطفى عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1409 – 1988، باب في إطعام الطعام للإخوان وفضل ذلك والحث على الرغبة فيه، ص233، رقم الحديث: 198.

[7] سنن الترمذي، لمحمد بن عيسى (المتوفى: 279هـ)، بتحقيق: بشار عواد معروف، دار الغرب الإسلامي – بيروت، سنة النشر: 1998 م، أبواب الأطعمة، باب ما جاء في فضل إطعام الطعام، ج3، ص350، رقم الحديث: 1854.

[8] مكارم الأخلاق ومعاليها ومحمود طرائقها، لأبي بكر محمد بن جعفر الخرائطي السامري (المتوفى: 327هـ)، تقديم وتحقيق: أيمن عبد الجابر البحيري، دار الآفاق العربية، القاهرة، الطبعة: الأولى، 1419 هـ - 1999 م، باب فضل إطعام الطعام، ص372، رقم الحديث:161.

[9] إتحاف ذوي المروة، ص74.

ترجمہ: اللہ تعالی کو یہ پسند ہے کہ انسان کے کھانے پینے سے اللہ کی دی گئی نعمتوں کا اثر نظر آئے۔

﴿لا تزال الملائكة تصلي على الرجل ما دامت مائدته موضوعة﴾[10].

ترجمہ: فرشتے شخص کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا دستر خوان بچھا رہتا ہے۔

﴿بئس القوم قوم لا يُنزلون الضيف﴾[11].

ترجمہ: بری قوم وہ ہے جن کے ہاں مہمان نہیں ٹھہرتے۔

﴿خياركم من أطعم الطعام﴾[12].

ترجمہ: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے۔

﴿لا خير فيمن لا يضيف﴾[13].

ترجمہ: جو ضیافت نہیں کرتا اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

﴿بئس القوم قوم لا يقرون الضيف﴾[14]

ترجمہ: بدترین لوگ وہ ہیں جو اپنے ہاں مہمان نہیں ٹھہراتے۔

2. مہمان نوازی انبیاء کی سنت ہے۔

مہمان نوازی کرنا انبیاء کا شیوہ ہے۔ چند انبیاء کی مہمان نوازی کے واقعات پیش خدمت ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی:

---

[10] الطبراني، مكارم الأخلاق، باب فضل إطعام الطعام، ص370، رقم الحديث:160.

[11] شعب الإيمان، لأحمد بن الحسين، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ)، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض ، الطبعة: الأولى، 1423 هـ - 2003 م، ج12، ص121، رقم الحديث:9143.

[12] الطبراني، مكارم الأخلاق، باب فضل إطعام الطعام، ص370، رقم الحديث:156.

[13] مسند أحمد، ج28، ص635، رقم الحديث: 17419.

[14] المعجم الأوسط، لسليمان بن أحمد الطبراني (المتوفى: 360هـ)، بتحقيق: طارق بن عوض الله بن محمد، دار الحرمين – القاهرة، ج8، ص196، رقم الحديث: 8384.

حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے مہمان نوازی کی۔ ان کی مہمان نوازی کے واقعہ کو قرآن پاک میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ﴾[15].

ترجمہ: اے محبوب! کیا تمہارے پاس ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی خبر آئی۔ جب وہ اس کے پاس آکر بولے سلام کہا، سلام ناشناسا لوگ ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام فوراً ان کے کھانے پینے کے انتظام میں لگ گئے اور جو موٹا تازہ بچھڑا ان کے پاس تھا اس کا گوشت بھون کر مہمانوں کی خدمت میں پیش کر دیا۔

﴿فَرَاغَ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ﴾[16].

ترجمہ: تو جلدی سے گھر میں جا کر ایک موٹا تازہ بچھڑا لائے اور مہمانوں کے سامنے پیش کیا۔

﴿فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ﴾[17].

ترجمہ: اس بچھڑے کو انکے قریب کیا اور کہا، کیا تم نہیں کھاتے؟

وقد جاء في الإسرائيليات أن إبراهيم كان لا يأكل وحده، فإذا حضر طعامه أرسل يطلب من يأكل معه، فلقي يوما رجلا، فلما جلس معه على الطعام، قال له إبراهيم: سم الله، قال الرجل لا أدري ما الله؟ فقال له: فاخرج عن طعامي، فلما خرج نزل إليه جبريل فقال له: يقول الله إنه يرزقه على كفره

---

[15] الذاريات:24

[16] الذاريات:26

[17] الذاريات:72

مدى عمره وأنت بخلت عليه بلقمة، فخرج إبراهيم فزعا يجر رداءه، وقال: ارجع، فقال: لا أرجع حتى تخبرني لم تردني لغير معنى؟ فأخبره بالأمر، فقال هذا رب كريم، آمنت، ودخل وسمي الله واكل مؤمنا[18].

ترجمہ: اسرائیلی روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے۔جب آپ کے پاس کھانا حاضر ہوتا تو کسی ایسے شخص کو بلاتے جو آپ کے ساتھ کھانا کھائے۔ایک دن ایک شخص آپ کو ملا۔جب کھانا کھانے کے لئے وہ دستر خوان پر بیٹھا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اللہ کا نام لو۔اس شخص نے کہا: میں نہیں جانتا اللہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے دستر خوان سے اٹھ جا۔جب وہ چلا گیا تو جبریل علیہ السلام تشریف لائے۔اور آپ سے فرمایا: اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اللہ نے اسے کفر پر ہونے کے باوجود ساری زندگی (رزق) عطا کیا اورآپ نے صرف ایک لقمہ کی خاطر بھی بخل سے کام لیا۔یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام اس شخص کی تلاش میں نکلے۔جب وہ مل گیا تو آپ نے اس سے فرمایا:اے شخص واپس آجا۔اس نے کہا: میں اس وقت تک واپس نہیں آؤں گا جب تک آپ مجھے بتا نہیں دیتے کہ مجھے بلاوجہ دستر خوان سے بلاوجہ کیوں اٹھایا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس شخص کو سارا واقعہ بتایا۔اس شخص نے کہا یہ تو بہت اچھا رب ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔پس وہ شخص واپس آیا اللہ کا نام لیا مومن ہو کر کھانا کھایا۔

حضرت لوط علیہ السلام کی مہمان نوازی:

حضرت لوط علیہ السلام کے ہاں جب فرشتے مہمان بن کر آئے تو آپ انکی مہمان نوازی میں مصروف ہوگئے۔آپکی قوم کے لوگوں نے مہمانوں کے ساتھ برا سلوک کیا تو آپ نے ان سے کہا انکو رسوانہ کرو انکی

---

[18] تفسير القرطبي، ج9، ص68.

رسوائی میری رسوائی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے۔ ﴿قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ﴾[19].

ترجمہ: لوط علیہ السلام نے کہا، بھائیو! یہ میرے مہمان ہیں، مجھے رسوانہ کرو۔ خدا سے ڈرو اور میری بے عزتی سے باز رہو۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی مہمان نوازی:

سورۃ القصص میں حضرت شعیب علیہ السلام کی حضرت موسی علیہ السلام کی مہمان نوازی کا ذکر کیا گیاہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالی ہے۔

﴿إن أبي يدعوك ليجزيك أجر ما سقيت لنا﴾[20].

ترجمہ: میرے باپ آپکو بلارہے ہیں۔ تاکہ آپکو اسکا صلہ دیں جو آپ نے ہمیں پانی بھر کے دیا۔

تفسیر قرطبی میں اسکی تفسیریوں کی گئی ہے۔

يا شاب فتعشى فقال له موسى عليه السلام أعوذ بالله! فقال له شعيب: لم؟ أما أنت جائع؟ قال بلى ولكني أخاف أن يكون هذا عوضا لما سقيت لهما وأنا من أهل بيت لا نبيع شيئا من ديننا بملء الأرض ذهبا فقال له شعيب لا يا شاب. ولكنها عادتي وعادة آبائي: نقري الضيف ونطعم الطعام فجلس موسى فأكل[21].

---

[19] الحجر:59.

[20] القصص: 25.

[21] تفسير القرطبي، لأبي عبد الله محمد بن أحمد القرطبي (المتوفى: 671هـ)، بتحقيق: أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش، دار الكتب المصرية – القاهرة، الطبعة: الثانية، 1384هـ - 1964 م، ج1، ص339.

ترجمہ: اے نوجوان رات کا کھانا کھاؤ۔ موسی علیہ السلام نے کہا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ شعیب علیہ السلام نے کہا: کیوں؟ کیا تم بھوکے نہیں ہو؟ عرض کیا کیوں نہیں۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ یہ اسکا صلہ ہو جائے گا جو میں نے انکو پانی بھر کے دیا۔ حالانکہ میں ایسے گھر سے ہوں جو دین کی کوئی چیز زمین کے برابر سونے کے عوض بھی نہیں بیچتے۔ شعیب علیہ السلام نے کہا: اے جوان ایسی بات نہیں۔ لیکن (کھانا کھلانا) میری اور میرے آباؤاجداد کی عادت ہے۔ ہم مہمانوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ پس موسی علیہ السلام بیٹھے اور کھانا کھایا۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی مہمان نوازی:

روي أن أيوب عليه السلام كان رجلا من الروم ذا مال عظيم، وكان برا تقيا رحيما بالمساكين، يكفل الأيتام والأرامل، ويكرم الضيف، ويبلغ ابن السبيل[22].

ترجمہ: حضرت ایوب علیہ السلام بہت مال و دولت کے مالک تھے۔ نہایت ہی نیک اور پارسا تھے۔ مسکینوں پر شفقت فرماتے، یتیموں اور بیواؤں کی کفالت فرماتے، مہمان نوازی کرتے اور راہ گیروں کی مدد فرماتے تھے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی مہمان نوازی:

حضور نبی اکرم ﷺ بھی اپنے آباؤاجداد اور اہل عرب کی روایت کے مطابق مہمان نواز تھے۔ آپکی مہمان نوازی کے چند واقعات اختصار کے ساتھ یہاں بیان کرتے ہیں۔

جب آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو چونکہ یہ آپ کی حیات مبارکہ کا بالکل نیا واقعہ تھا۔ اور وحی کے نزول کی سختی کی وجہ سے آپ پریشان حال گھر واپس آئے آپکا جسم کانپ رہا تھا اور آتے ہی حضرت خدیجہ سے کہا کہ مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔ حضرت خدیجہ کے استفسار پر غارِ حرا میں پیش آنے والا سارا واقعہ بتایا۔

اس موقع پر حضرت خدیجہ نے جن کلمات کے ساتھ آپکو تسلی دی ان میں آپکی مہمان نوازی کا اہتمام سے ذکر فرمایا۔

---

[22] تفسير القرطبي، ج11، ص323.

﴿فقالت خديجة: كلا والله ما يخزيك الله أبدا، إنك لتصل الرحم، وتحمل الكل، وتكسب المعدوم، وتقري الضيف، وتعين على نوائب الحق﴾[23].

ترجمہ: خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم توصلہ رحمی کرتے ہیں' ناتوانوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہیں، دوسروں کو مال واخلاق سے نوازتے ہیں۔ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق بجانب امور میں مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

ایک دفعہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں بھوکا شخص حاضر ہوا۔ کاشانہ نبوت پہ اسکو دینے کے لیے کچھ بھی دستیاب نہیں تھا۔ آپ نے صحابہ کرام سے پوچھا کون اسکی مہمان نوازی کرے گا۔

مکمل واقعہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح البخاری میں نقل کیا ہے۔

﴿أتى رجل رسول الله ﷺ، فقال: يا رسول الله، أصابني الجهد، فأرسل إلى نسائه فلم يجد عندهن شيئا، فقال رسول الله ﷺ: ألا رجل يضيفه هذه الليلة، يرحمه الله؟ فقام رجل من الأنصار فقال: أنا يا رسول الله، فذهب إلى أهله، فقال لامرأته: ضيف رسول الله ﷺ لا تدخريه شيئا، قالت: والله ما عندي إلا قوت الصبية، قال: فإذا أراد الصبية العشاء فنوميهم، وتعالي فأطفئي السراج ونطوي بطوننا الليلة، ففعلت، ثم غدا الرجل على رسول الله ﷺ فقال: لقد عجب الله عز وجل - أو ضحك - من فلان وفلانة﴾[24].

ترجمہ: ایک مرتبہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور بولا۔ "حضور! میں بھوک سے بے تاب ہوں"۔ آپ ﷺ نے اُمہات المومنینؓ میں سے کسی ایک کو اطلاع کرائی۔ جواب آیا کہ یہاں تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دوسرے گھر آدمی کو بھیجا۔ وہاں سے بھی یہی جواب آیا تو آپ ﷺ اپنے صحابیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "آج کی رات کون اسے قبول کرتا

---

[23] صحيح البخاري، بدء الوحي، كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم؟، ج1، ص7، رقم الحديث:3.

[24] صحيح البخاري، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: {ويؤثرون على أنفسهم} ج6، ص148، رقم الحديث: 4889.

ہے"؟

ایک صحابی انصاری نے اس مہمان کی میزبانی کا شرف حاصل کرنے کی استدعا کی اور وہ انصاری مہمان کو اپنے گھر لے گئے۔ ان کی بیوی نے کہا۔ "ہمارے پاس تو صرف بچوں کے لائق کھانا ہے۔"صحابیٔ رسول نے کہا۔ "بچوں کو کسی طرح بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کے سامنے کھانا رکھو تو کسی بہانے چراغ بجھا دینا اور کھانے پر مہمان کے ساتھ بیٹھ جانا تاکہ اس کو یہ محسوس ہو کہ ہم بھی اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہیں۔ صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ "رات کو فلاں اور فلانہ نے اپنے مہمان کے ساتھ جو حسن سلوک کیا ہے وہ خدا کو بہت پسند آیا ہے"۔

آنحضور ﷺ بعض مرتبہ وفود کی مہمان نوازی کا فرض صحابہؓ کے سپرد فرماتے۔ ایک دفعہ قبیلہ قیس کا وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے انصارؓ کو ان کی مہمان نوازی کا ارشاد فرمایا، چناں چہ انصارؓ ان مہمانوں کو لے گئے۔ صبح وہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارے میزبانوں نے تمہاری کیسی خدمت کی، انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! بڑے اچھے لوگ ہیں۔ ہمارے لیے نرم بستر بچھائے، عمدہ کھانے کھلائے اور پھر رات بھر کتاب وسنت کی تعلیم دیتے رہے۔

انس بن مالک سے مروی ہے۔ «كان رسول الله ﷺ لا يأكل وحده»[25].

رسول اللہ ﷺ اکیلے کھانا تناول نہیں فرمایا کرتے تھے۔

---

[25] مكارم الأخلاق ومعاليها ومحمود طرائقها، لأبي بكر محمد بن جعفر الخرائطي السامري (المتوفى: 327هـ)، تقديم وتحقيق: أيمن عبد الجابر البحيري، دار الآفاق العربية، القاهرة، الطبعة: الأولى، 1419 هـ - 1999 م، باب ما جاء في إطعام الطعام وبذله للضيف وغيره من أبناء السبيل، ص119.

3. مہمان نوازی کا حکم

قال ابن العربي: الضيافة حقيقة فرض على الكفاية، ومن الناس من قال: إنها واجبة في القرى حيث لا طعام ولا مأوى، بخلاف الحواضر فإنها مشحونة بالمأواة والأقوات، ولا شك أن الضيف كريم، والضيافة كرامة[26].

ترجمہ: ابن عربی نے فرمایا: ضیافت فرض کفایہ ہے۔ اور کچھ علماء نے کہا: یہ ان دیہاتوں میں واجب ہے جہاں نہ کھانے کے لئے کچھ ملتا ہو اور نہ ہی رہنے کے لیے کوئی جگہ ہو۔ بخلاف شہروں کے جہاں رہنے کا انتظام بھی ہوتا ہے اور کھانے پینے کی بھی فراوانی ہوتی ہے۔ اور اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ مہمان کریم ہوتا ہے اور مہمان نوازی کرنا اعزاز ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

﴿أن رسول الله ﷺ قال: إذا دعي أحدكم إلى الوليمة فليأتها﴾.

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرے۔

4. ذمی وغیرہ کی مہمان نوازی کرنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

﴿أن رسول الله ﷺ: ضافه ضيفٌ كافر – يعني: نزل عليه – له رسول الله ﷺ بشاة، فحلبت، فشرب حلابها، ثم أخرى فشربه، ثم أخرى فشربه، حتى شرب حلاب سبع شياه، ثم إنه أصبح فأسلم، فأمر له رسول الله ﷺ بشاةٍ فحلبت فشرب حلابها، ثم أمر له بأخرى فلم يستتمها، فقال رسول الله ﷺ: «المؤمن يشرب في معي واحد والكافر يشرب في سبعة أمعاء»﴾.

والحديث يؤخذ منه جواز تضييف الكافر.

---

[26] تفسير القرطبي، ج9، ص65.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ایک کافر آنحضور ﷺ کے ہاں مہمان بنا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے بکری کا دودھ لانے کا حکم فرمایا، جو اس نے پی لیا۔ پھر دوسری اور تیسری یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ صبح اس نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ ﷺ نے پھر اس کے لیے دودھ لانے کا ارشاد فرمایا تو اس نے پی لیا، پھر آپ ﷺ نے دوسری بکری کا دودھ لانے کا ارشاد فرمایا تو وہ پورا دودھ ختم نہ کر سکا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے، جب کہ کافر سات آنتوں کو بھرتا ہے۔

اس حدیث سے کافر کی مہمان نوازی کا جواز ثابت ہوتا ہے

ان کی مہمان نوازی کا اصل مقصد تالیف قلب ہے۔ نیز تاکہ وہ اسلامی روایات سے شناسا ہوں اور متاثر ہو کر قبول اسلام کے لیے آمادہ ہوں۔

مبحث دوم: میزبان کے آداب

1. مہمان کی عزت و تکریم کرنا

نبی اکرم ﷺ نے واقف اور اجنبی، فقیر اور غنی کا فرق کیے بغیر مطلقا مہمان کی عزت و تکریم کو ایمان کی علامتوں میں سے ایک علامت قرار دیا ہے۔ أبو شریح العدوی سے مروی ہے۔

﴿قال: سمعت أذناي، وأبصرت عيناي، حين تكلم النبي ﷺ فقال: ''من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه جائزته ''، قال: وما جائزته يا رسول الله؟ قال: ''يوم وليلة، والضيافة ثلاثة أيام، فما كان وراء ذلك فهو صدقة عليه. ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أو ليصمت﴾[27].

---

[27] الأدب المفرد، لمحمد بن إسماعيل البخاري، أبو عبد الله (المتوفى: 256هـ)، بتحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، دار البشائر الإسلامية – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1409 – 1989، ص259.

ترجمہ: میرے ان کانوں نے سنا ہے اور میری ان آنکھوں نے دیکھا ہے، جب رسول اللہ ﷺ یہ ارشاد فرما رہے تھے: "جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہم سایہ کی تکریم کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی جائزہ بھر (یعنی پہلے دن خوب اعزاز و اکرام کے ساتھ) تکریم کرے۔ کسی پوچھا: "یا رسول اللہ ﷺ ! "جائزہ" کیا ہے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک دن رات (مہمان کا خصوصی) اعزاز و اکرام کرنا، مہمان نوازی تین دن تین رات تک ہوتی ہے اور جو ان کے بعد ہو وہ صدقہ شمار ہوتی ہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے"۔

امام اوزاعی سے دریافت کیا گیا کہ ما اکرام الضیف؟قال طلاقة الوجه وطیب الکلام "یعنی مہمان کی تکریم کیسے کی جائے؟ فرمایا خوش مزاجی اور اچھی گفتگو کے ذریعے[28]".

2. مہمان کا استقبال کرنا

مہمانوں کا ترحیبی کلمات اور اچھے انداز سے استقبال کرنے سے دلی مسرت حاصل ہوتی ہے اور باہمی پیار و محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ مہمانوں کا استقبال کرنا مستحب قرار دیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

إن وفد عبد القيس قدموا على رسول الله ﷺ، فقال: «مرحبا بالوفد الذين جاءوا غير خزايا ولا ندامى[29].

---

[28] روضة العقلاء ونزهة الفضلاء، لمحمد بن حبان أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354هـ)، بتحقيق: محمد محي الدين عبد الحميد، دار الكتب العلمية – بيروت، ص261.

[29] صحيح البخاري، لمحمد بن إسماعيل البخاري، أبو عبد الله (المتوفى: 256هـ)، بتحقيق:محمد زهير بن ناصر الناصر، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ، كتاب الأدب، باب قول الرجل: مرحبا، ج8، ص41، رقم الحديث: 6176.

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ کے پاس جب عبد القیس کا وفد آیا تو آپ نے فرمایا: "وفد کو خوش آمدید! تم ہمارے ہاں آنے پر رسوا ہوگے اور نہ ہی شرمندہ"۔

3. مہمان کے لیے تکلف سے گریز کرنا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے۔

﴿أن سلمان دخل عليه رجل فدعا له بما كان عنده، فقال: لولا أن رسول الله ﷺ نهانا — أو أنَّا نهينا — أن يتكلف أحدنا لصاحبه، لتكلفنا لك[30]﴾.

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک مہمان ٹھہرا۔ آپ کے پاس جو کچھ میسر تھا اسے پیش کیا اور فرمایا: "اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے بھائی کے لیے تکلف کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو ہم ضرور آپ کے لئے تکلف کرتے"۔

4. مہمان کو اپنے اور اہل وعیال پر ترجیح دینا

﴿عن أبي هريرة رضي الله عنه، أن رجلا أتى النبي ﷺ، فبعث إلى نسائه فقلن: ما معنا إلا الماء، فقال رسول الله ﷺ: «من يضم أو يضيف هذا»، فقال رجل من الأنصار: أنا، فانطلق به إلى امرأته، فقال: أكرمي ضيف رسول الله ﷺ، فقالت: ما عندنا إلا قوت صبياني، فقال: هيئي طعامك، وأصبحي سراجك، ونومي صبيانك إذا أرادوا عشاء، فهيأت طعامها، وأصبحت سراجها، ونومت صبيانها، ثم قامت كأنها تصلح سراجها فأطفأته، فجعلا يريانه أنهما يأكلان، فباتا طاويين، فلما أصبح غدا إلى

[30] مسند الإمام أحمد بن حنبل، لأبي عبد الله أحمد بن حنبل (المتوفى: 241هـ)، بتحقيق: شعيب الأرنؤوط، إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م، ج39، ص136، رقم الحديث: 23733.

رسول الله ﷺ، فقال: «ضحك الله الليلة، أو عجب، من فعالكما» فأنزل الله: ﴿ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون[31] [32].

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے پاس اس کا کھانا منگانے کے لئے ایک آدمی کو بھیجا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ جو اس مہمان کو اپنے ساتھ لے جائے یا یہ فرمایا کہ کون ہے؟ جو اس کی میزبانی کرے۔ ایک انصاری نے عرض کیا کہ میں (یا رسول اللہ) پس وہ اسے اپنی زوجہ کے پاس لے گیا اور اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خوب خاطر کرنا اس نے کہا ہمارے ہاں تو صرف بچوں کا کھانا ہے تو انصاری نے کہا تم کھانا تو تیار کرو اور چراغ روشن کرو بچے اگر کھانا مانگیں تو انہیں سلا دینا اس بی بی نے کھانا تیار کرکے چراغ روشن کیا اور بچوں کو سلا دیا پھر وہ گویا چراغ کو ٹھیک کرنے کے لئے کھڑی ہوئی۔ مگر اسے گل کر دیا اب وہ دونوں میاں بیوی مہمان کو یہ دکھاتے رہے کہ کھانا کھا رہے ہیں حالانکہ (درحقیقت) انہوں نے بھوکے رہ کر رات گذار دی جب وہ انصاری صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رات تمہارے کام سے بڑا خوش ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود حاجت مند ہوں اور جو اپنے نفس کی حرص سے بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

---

[31] الحشر: 9.

[32] صحيح البخاري، كتاب مناقب الأنصار، باب قول الله: {ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة} ج5، ص34، رقم الحديث: 3798.

5. مہمان کی اپنے ہاتھ سے خدمت کرنا

نبی اکرم ﷺ بنفس نفیس مہمانوں کی خدمت فرماتے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں قرآن میں ہے: ﴿فقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ[33]﴾.

ترجمہ: اس بچھڑے کو انکے قریب کیا اور کہا، کیا تم نہیں کھاتے؟

6. مہمان کے ساتھ گفتگو گپ شپ لگانا

ترجم له البخاري باب السمر مع الضيف والأهل، وذكر حديث أبي بكر وفيه: أنه ذهب إلى النبي ﷺ ثم عاد إلى أضيافه وتعشى معهم[34].

ترجمہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے "مہمان اور اہل خانہ کے ساتھ رات کو عشاء کے بعد گفتگو کرنے" کے نام سے ایک باب قائم کیا ہے۔ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ہاں تشریف لے گئے پھر اپنے مہمانوں کے پاس واپس آئے اور انکے ساتھ رات کا کھانا کھایا۔

7. مہمان کو تکلیف دینے سے گریز کرنا

میزبان پر یہ فرض ہے کہ مہمان کی عزت و آبرو کا لحاظ رکھے۔ اسے قولی فعلی یا کسی بھی طریقے سے تکلیف دینے سے گریز کرے حتی کہ اس کے سامنے ایسی احادیث اور اقوال کو بھی بیان نہ کرے جس سے اسے شرمندگی ہو اور کوشش کرے کہ مہمان خوش وخرم رخصت ہو۔

مثال کے طور پر مہمان دستر خوان پر بیٹھا ہوں اور یہ حدیث بیان کر دے۔ ﴿ما ملأ ابن آدم وعاء شرا من بطن[35]﴾.

---

[33] الذاريات: 27.

[34] صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب السمر مع الضيف والأهل ، ج1، ص24.

[35] مسند أحمد، ج28، ص422، رقم الحديث: 17186.

یہ حدیث حکم کے لحاظ سے اگرچہ صحیح ہے لیکن اسے اس موقع پر بیان کرنا ناموزوں اور بے محل ہے۔

مہمان سے کام نہیں لینا چاہیے۔ اس سے کام لینا مروت کے خلاف ہے اور انسان کے لیے یہ عار ہے کہ وہ مہمان سے خدمت کروائے۔

﴿عن عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز قال: قال لي رجاء بن حيوة: ما رأيت رجلا أكمل مروءة من أبيك، سمرت معه ذات ليلة والسراج يزهر فعشى السراج. فقال لي: يا رجاء إن السراج قد عشي ووصيف إلى جانبنا نائم قال: فقلت أنبه الوصيف؟ قال: قد نام.فقلت: فأقوم أنا فأصلح. قال: ليس من مروءة الرجل استخدامه ضيفه. فوضع ساجا عليه وقام إلى بطة فيها زيت فصب في السراج وأصلحه ثم عاد. قال: قمت وأنا عمر بن عبد العزيز ورجعت وأنا عمر بن عبد العزيز[36]﴾.

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز نے فرمایا: رجاء بن حیوہ نے مجھ سے کہا کہ میں نے تیرے باپ سے زیادہ صاحب مروت شخص نہیں دیکھا۔ میں نے ایک دفعہ ان کے ہاں رات گزاری چراغ جل رہا تھا اور اچانک بجھ گیا ۔انہوں نے کہا: اے رجاء! چراغ بجھ گیا ہے اور خادم ہمارے ساتھ ہی سویا ہوا ہے"، میں نے کیا میں خادم کو جگا دوں تاکہ چراغ درست کر دے؟ انہوں نے فرمایا: وہ تو اب سویا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا، کیا آپ مجھے اجازت نہیں دیتے کہ اسے درست کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں مہمان سے کام لینا مروت کے خلاف ہے۔ پھر خود کھڑے ہوئے، چراغ کی طرف بڑھے، اس میں تیل ڈالا، سلائی جلائی اور اسے جلا دیا۔ پھر واپس اپنی جگہ پر لوٹ آئے۔ اور فرمایا میں جب (چراغ درست کرنے کے لیے) کھڑا ہوا تھا تو عمر بن عبد العزیز تھا اور جب بیٹھا ہوں تو بھی عمر بن عبد العزیز ہی ہوں۔

---

[36] المعرفة والتاريخ، ليعقوب بن سفيان الفسوي، أبو يوسف (المتوفى: 277هـ)، بتحقيق: أكرم ضياء العمري، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة: الثانية، 1401 هـ- 1981 م، ج1، ص578.

8. کھانابڑوں سے شروع کرنا

اگر میزبان کے ہاں بہت سے مہمان ہوں اور ان کو کھاناوغیرہ پیش کرے تو ان میں سے بڑوں کو فوقیت دے۔یہ تعلیم ہمیں درج ذیل احادیث سے ملتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿أراني أتسوك بسواك، فجاءني رجلان، أحدهما أكبر من الآخر، فناولت السواك الأصغر منهما، فقيل لي: كبر، فدفعته إلى الأكبر منهما﴾[37].

ترجمہ: میں نے خواب میں خود کو دیکھا کہ میں ایک مسواک سے دانت صاف کررہاہوں، اس وقت دو آدمیوں نے (مسواک حاصل کرنے کے لیے) میری توجہ اپنی طرف مبذول کرائی۔ان میں ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے وہ مسواک چھوٹے کو دے دی، پھر مجھ سے کہا گیا: بڑے کو دیں تو میں نے وہ بڑے کو دی۔

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ﴾[38].

ترجمہ: بلاشبہ بوڑھے مسلمان اور صاحب قرآن کی عزت کرنا جو اس میں غلو اور تقصیر سے بچتا ہو اور (اسی طرح) حاکم عادل کی عزت کرنا' اللہ عزوجل کی عزت کرنے کا حصہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

---

[37] صحيح البخاري، لمحمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري، بتحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ، كتاب الوضوء، باب دفع السواك إلى الأكبر، ج1، ص58، رقم الحديث: 246.

38

﴿كان رسول الله ﷺ " إذا سقى قال: " ابدءوا بالكبير. أو قال: بالأكابر﴾[39].

ترجمہ: رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو پانی پلاتے تو فرماتے کہ بڑے سے یا بڑوں سے شروع کرو۔ اگر عمر میں سب بڑے ہوں تو دائیں طرف سے شروع کرے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

﴿أَتَانَا رَسُولُ الله ﷺ فِي دَارِنَا هَذِهِ، فَاستَسْقَى، فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا، ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاء بِئْرِنَا هَذِهِ فَأَعطَيْتُهُ، وأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ، وَعُمَرُ تُجَاهَهُ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَمَا فَرِغَ قَال عُمَرُ: هَذَا أَبُو بَكْرٍ، فَأَعْطَى الأَعْرَابِي فَضْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ''الأَيْمَنُونَ الأَيْمَنُونَ، أَلا فَيَمِّنوا ''. قال أنس رضي الله عنه: فهي سنة، فهي سنة ثلاث مرات﴾[40].

ترجمہ: (ایک مرتبہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اسی گھر میں تشریف لائے اور پانی طلب فرمایا۔ ہمارے پاس ایک بکری تھی، اسے ہم نے دوہا۔ پھر میں نے اسی کنویں کا پانی ملا کر آپ کی خدمت میں (لسی بنا کر) پیش کیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے تھے اور ایک دیہاتی آپ کے دائیں طرف تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پی کر فارغ ہوئے تو (پیالے میں کچھ دودھ بچ گیا تھا اس لیے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ لیکن آپ نے اسے دیہاتی کو عطا فرمایا۔ (کیونکہ وہ دائیں طرف تھا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دائیں طرف بیٹھنے والے، دائیں طرف بیٹھنے والے ہی حق رکھتے ہیں۔ پس خبر دار دائیں طرف ہی سے شروع کیا کرو۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی سنت ہے، یہی سنت ہے، تین مرتبہ (آپ نے اس بات کو دہرایا)۔

---

[39] مسند أبي يعلى، أبي يعلى أحمد بن علي، الموصلي (المتوفى: 307هـ)، بتحقيق: حسين سليم أسد، دار المأمون للتراث – دمشق، الطبعة: الأولى، 1404 – 1984، ج4، ص315، رقم الحديث: 2425.

[40] صحيح البخاري، كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب من استسقى، ج3، ص154، رقم الحديث: 2751.

9. مہمان کو گھر کے دروازے پر الوداع کرنا

جس طرح مہمان کی آمد پر اسکا اچھی طرح استقبال کرنا چاہیے اسی طرح اس کو رخصت کرتے وقت خود ساتھ چل کر دروازے تک الودع کرنا چاہیے۔

قال رسول الله ﷺ: «إن من سنة الضيف أن يشيع إلى باب الدار[41]»

حضرت ابو عبید القاسم امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ ابو عبید القاسم فرماتے ہیں:

﴿فلما أَردتُ القيام قام معي، فقلت: لا تفعل يا أَبا عبد الله. فقال: قال الشعبي: مِن تمام زِيارة الزائر أَن تَمشي معه إِلى باب الدار وتأَخذ بركابه﴾[42].

ترجمہ: جب میں واپسی کے لیے کھڑا ہوا تو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ میں نے عرض کیا حضور آپ زحمت نہ فرمائیں تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: یہ بات مہمان کی تکریم میں سے ہے کہ گھر کے دروازے تک اس کے ساتھ چلے۔

مبحث سوم: مہمان کے آداب

1. متقین کی دعوت کرنا

متقی اور پارسا لوگوں کی دعوت کرنا اور ان کی خدمت کرنا باعث برکت اور حصول کا ذریعہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿لا تُصَاحِبْ إِلا مُؤْمِنًا، وَلا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلا تَقِيٌّ[43]﴾.

---

[41] الخرائطي، مكارم الأخلاق ومعاليها ومحمود طرائقها، باب ما يستحب أن يشيع الضيف إلى باب الدار، ص122، رقم الحديث: 348.

[42] مناقب الإمام أحمد، لجمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي الجوزي (المتوفى: 597هـ)، بتحقيق: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي، دار هجر، الطبعة: الثانية، 1409 هـ، ص152.

[43] سنن الترمذي، أبواب الزهد، باب ما جاء في صحبة المؤمن، ج4، ص178، رقم الحديث: 2395.

ترجمہ: مومن کے علاوہ کسی اور کو اپنا دوست نہ بناؤ اور تمہارا کھانا صرف متقی آدمی کو کھانا چاہیے۔

2. مہمان کو جہاں ٹھہرایا جائے وہیں ٹھہرنا

ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿على الضيف أربعة أشياء، أولها: أن يجلس حيث يُجلس، وثانيها: أن يرضى إذا جاد له صاحب الدار بموجوده، وثالثها: ألا يقوم إلا بإذن رب البيت، ورابعها: أن يدعو له إذا خرج﴾[44].

ترجمہ: مہمان چار چیزوں کا خیال رکھے۔ جہاں اسے بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ میزبان سے اجازت لے کر اٹھے۔ جب نکلے تو میزبان کے لیے دعا کرے۔

3. کھانے کے وقت نہ جانا

کھانے کے وقت کسی کے ہاں مہمان بن کر نہیں جانا چاہیے۔

اللہ تعالی نے فرمایا۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ[45]﴾.

ترجمہ: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ۔

4. گھر میں داخل ہوتے وقت اجازت لینا

مہمان کو چاہیے کہ میزبان کے گھر میں داخل ہوتے وقت اس سے اجازت لے۔

---

[44] الفتاوى الهندية، لجنة علماء برئاسة نظام الدين البلخي، دار الفكر، الطبعة: الثانية، 1310 هـ، ج5، ص344.

[45] الأحزاب: 53.

اللہ تعالی نے فرمایا۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ﴾[46].

ترجمہ: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ۔

5. میزبان کے لیے دعا کرنا

أن النبي ﷺ جاء إلى سعد بن عبادة رضي الله عنه فجاء بخبز وزيت فأكل، ثم قال النبي ﷺ: ﴿أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ، وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ﴾[47].

ترجمہ: عبد اللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سعد بن معاذؓ کے پاس تشریف لائے اور افطار کیا اور فرمایا: تمہارے پاس روزہ رکھنے والوں نے افطار کیا، اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا اور تمہارے لیے فرشتوں نے دعا کی۔

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

أن النبي ﷺ قال لمن أطعمهم: ﴿اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ﴾[48].

---

[46] الأحزاب: 53.

[47] سنن أبي داود، لأبي داود سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ)، بتحقيق: شعَيب الأرنؤوط، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ - 2009 م، كتاب الأطعمة، باب في الدعاء لرب الطعام إذا أكل عنده، ج5، ص661، رقم الحديث: 3854.

[48] سنن أبي داود، ج5، ص560، رقم الحديث:3729.

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھلانے والے سے فرمایا: اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم یعنی اے اللہ جو روزی تو نے انہیں دی ہے اس میں برکت عطا فرما، انہیں بخش دے، اور ان پر رحم فرما۔

وقال ﷺ: ﴿اللَّهُمَّ! أَطْعِمْ مِنْ أَطْعَمَنِي، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي﴾[49].

ترجمہ: اے اللہ! کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا۔

6. میزبان کا کم سے کم وقت لینا

مہمان کو چاہیے کہ میزبان کا کم سے کم وقت لے اور اس بات کہ خیال رکھے کہیں اسکے بیٹھنے سے میزبان کے کام کاج میں حرج نہ ہو اور اہل خانہ کو پریشانی نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتَّى يُؤْثِمَهُ، قَالَ: يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ﴾.

ترجمہ: کسی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے پاس اتنا عرصہ ٹھہرے کہ اسے گناہگار کردے کہ وہ اسکے پاس ٹھہرا رہے اور اسکے پاس اسے پیش کرنے لیے کچھ نہ ہو۔

7. مہمان کا اور لوگوں کو ساتھ لے جانے سے گریز کرنا

جب مہمان اپنے ساتھ کسی بن بلائے شخص کو دعوت میں لے کر چلا جائے تو اسے چاہیے کہ میزبان سے اس شخص کی اجازت لے اگر اجازت مل جائے تو فبہا ورنہ اس شخص سے معذرت کرلے۔ اس کی تعلیم میں نبی اکرم ﷺ کی درج ذیل حدیث سے ملتی ہے۔

﴿كان رجل من الأنصار يكنى أبا شعيب، وكان له غلام لحام، فأتى النبي ﷺ وهو في أصحابه، فعرف الجوع في وجه النبي ﷺ، فذهب إلى غلامه اللحام، فقال: اصنع لي طعاما يكفي خمسة، لعلي

[49] مسند احمد، ج39، ص228، رقم الحديث: 23809.

أدعو النبي ﷺ خامس خمسة، فصنع له طعيما، ثم أتاه فدعاه، فتبعهم رجل، فقال النبي ﷺ: «يا أبا شعيب، إن رجلا تبعنا، فإن شئت أذنت له، وإن شئت تركته» قال: لا، بل أذنت له[50]﴾.

ترجمہ: ایک انصاری صحابی کے ہاں جن کی کنیت ابو شعیب تھی ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا ایک دن ان انصاری صحابہ یعنی ابو شعیب نے اپنے اس غلام سے کہا کہ میری ہدایت کے مطابق اتنا کھانا تیار کرو جو پانچ آدمیوں کے لئے کافی ہو کیونکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کروں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ آدمیوں میں سے ایک ہوں گے۔ یعنی ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے اور چار آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں گے) چنانچہ اس غلام نے ان کی ہدایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھوڑا سا کھانا تیار کر لیا پھر وہ ابو شعیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے چار صحابہ کو اس کھانے پر مدعو کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے) تو ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر پہنچ کر فرمایا کہ ابو شعیب ایک اور شخص ہمارے ساتھ ہو لیا ہے اگر تم چاہو تو اس کو بھی کھانے پر آنے کی اجازت دے دو ورنہ اس کو دروازہ ہی پر چھوڑ دو اور دستر خوان پر بیٹھنے کی اجازت نہ دو) ابو شعیب نے کہا کہ نہیں اس کو دستر خوان پر بیٹھنے کی اجازت نہ دینا میں مناسب نہیں سمجھتا بلکہ میں اس کو بھی اجازت دیتا ہوں۔

حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ کسی بھی شخص کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کی دعوت میں بن بلائے پہنچ جائے اور اسی طرح کسی مہمان کے لئے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ کسی بن بلائے شخص کو اپنے ساتھ دعوت میں لے جائے ہاں اگر میزبان نے اس بات کی تصریح اجازت دی ہو یا کوئی ایسی دعوت ہو جہاں اذان عام ہو یا مہمان یہ جانتا ہو کہ اگر میں کسی بن بلائے مہمان شخص کو اپنے ساتھ دعوت میں لے گیا تو میزبان کی مرضی کے خلاف نہیں ہو گا تو ان صورتوں میں مدعو کسی غیر مدعو کو اپنے ساتھ دعوت میں لے جا سکتا ہے۔

---

[50] صحيح البخاري، كتاب الأطعمة، باب الرجل يدعى إلى طعام فيقول: وهذا معي، ج7، ص82، رقم الحديث: 5461.

8. مہمان کا میزبان سے اجازت لے کر واپس جانا

لا يجوز للضيف أن ينصرف من بيت مضيفه إلا بعد استئذانه[51].

ترجمہ: مہمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ میزبان کی جازت کے بغیر اس کے گھر سے واپس جائے۔

قال عبد الله بن مسعود: الرجل تدخل عليه في بيته لا تخرج إلا بإذنه، هو عليك أمير ما دمت في بيته[52].

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تو کسی کے گھر میں جائے تو صاحب خانہ کی اجازت کے بغیر باہر نہ نکل جب تک تو اس کے پاس ہے وہ تیرا امیر ہے۔

﴿تمت بالخير﴾

---

[51] الفتاوى الهندية،

[52] الآثار، لأبي يوسف يعقوب بن إبراهيم الأنصاري (المتوفى: 182هـ)، دار الكتب العلمية – بيروت، ص83.

فہرست مصادر ومراجع

القرآن الكريم

1. إتحاف ذوي المروة والإنافة بما جاء في الصدقة والضيافة، لشهاب الدين أحمد بن محمد الهيتمي (المتوفى: 974 هـ)، تحقيق وتعليق: مجدي السيد إبراهيم، مكتبة القرآن للطبع والنشر والتوزيع.
2. الآثار، لأبي يوسف يعقوب بن إبراهيم الأنصاري (المتوفى: 182هـ)، دار الكتب العلمية – بيروت.
3. الإخوان، لأبي بكر عبد الله بن محمد ابن أبي الدنيا (المتوفى: 281هـ)، بتحقيق: مصطفى عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1409 – 1988ء.
4. الأدب المفرد، لمحمد بن إسماعيل البخاري، أبو عبد الله (المتوفى: 256هـ)، بتحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، دار البشائر الإسلامية – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1409 – 1989.
5. تفسير القرطبي، لأبي عبد الله محمد بن أحمد القرطبي (المتوفى: 671هـ)، بتحقيق: أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش، دار الكتب المصرية - القاهرة .
6. روضة العقلاء ونزهة الفضلاء، لمحمد بن حبان أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354هـ)، بتحقيق: محمد محي الدين عبد الحميد، دار الكتب العلمية – بيروت.
7. سنن أبي داود، لأبي داود سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ)، بتحقيق: شعَيب الأرنؤوط، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ - 2009 م.
8. سنن الترمذي، لمحمد بن عيسى (المتوفى: 279هـ)، بتحقيق: بشار عواد معروف، دار الغرب الإسلامي – بيروت، سنة النشر: 1998 م.
9. شعب الإيمان، لأحمد بن الحسين، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ)، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض ، الطبعة: الأولى، 1423 هـ - 2003 م.
10. صحيح البخاري، لمحمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري، بتحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ.

11. الفتاوى الهندية، لجنة علماء برئاسة نظام الدين البلخي، دار الفكر، الطبعة: الثانية، 1310 هـ.

12. مسند أبي يعلى، أبي يعلى أحمد بن علي، الموصلي (المتوفى: 307هـ)، بتحقيق: حسين سليم أسد، دار المأمون للتراث – دمشق، الطبعة: الأولى، 1404 – 1984ء.

13. مسند الإمام أحمد بن حنبل، لأبي عبد الله أحمد بن حنبل (المتوفى: 241هـ)، بتحقيق: شعيب الأرنؤوط، إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ - 2001 م.

14. المعجم الأوسط، لسليمان بن أحمد الطبراني (المتوفى: 360هـ)، بتحقيق: طارق بن عوض الله بن محمد، دار الحرمين – القاهرة.

15. المعرفة والتاريخ، ليعقوب بن سفيان الفسوي، أبو يوسف (المتوفى: 277هـ)، بتحقيق: أكرم ضياء العمري، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة: الثانية، 1401 هـ- 1981 م.

16. مكارم الأخلاق ومعاليها ومحمود طرائقها، لأبي بكر محمد بن جعفر الخرائطي السامري (المتوفى: 327هـ)، تقديم وتحقيق: أيمن عبد الجابر البحيري، دار الآفاق العربية، القاهرة، الطبعة: الأولى، 1419 هـ - 1999 م.

17. مناقب الإمام أحمد، لجمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي الجوزي (المتوفى: 597هـ)، بتحقيق: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي، دار هجر، الطبعة: الثانية، 1409 هـ.